



کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ نظم)

نظم 3: خدا سر سبز رکھے اس چمن کو

مہرباں ہو کر

اکبر اللہ آبادی (1846ء تا 1921ء)

## ✦ خلاصہ:

جب بہار آتی ہے تو باغ کے پھول کھل کر اپنی رنگینی اور خوشبو کا اظہار کرتے ہیں، اور بلبلیں چہچہا کر فضا کو زندہ کر دیتی ہیں۔ زمین پر تازہ سبزہ، زمرد کے فرش کی مانند، اور بادِ صبا کی نرم و خوشگوار ہوا، باغ کی رونق اور خوشبو کو بڑھا دیتی ہے۔

پودوں کی شاخیں نشوونما کے عروج پر پہنچ کر جھومتی ہیں اور باغ کے پرندے خوشی کے نغمے گا کر ماحول میں سرور پیدا کرتے ہیں۔ صبح کی ہوا اور شبِ نیم پھولوں کو تازگی عطا کرتی ہیں، اور وہ گویا اپنی زبان سے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شاخیں خالق کے سجدے کے لیے جھکتی ہیں اور ہر پتی تسبیح میں مشغول ہو کر فطرت کو ایک عبادت گاہ کا منظر دے دیتی ہے۔ پھول اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز اور خوشگوار رہے، جس سے فطرت کی حفاظت اور حسن کا تسلسل ظاہر ہوتا ہے۔

مجموعی طور پر، یہ اشعار نہ صرف بہار اور فطرت کی جمالیاتی خوبصورتی کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ روحانیت اور خدا کی حمد و ثنا کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ امتحان کے نقطہ نظر سے، اگر اس شعر کے موضوع اور شاعر کی نیت بیان کرنے کو کہا جائے، تو جواب میں یہ واضح کیا جا سکتا ہے کہ شاعر نے فطرت کی تازگی، پھولوں اور پرندوں کی مسرت، اور اللہ کی عبادت و تعریف کے امتزاج سے ایک مکمل، دلکش اور روح پر اثر انداز منظر پیش کیا ہے۔

## ✦ اشعار کی تشریح

### ✦ شعر 1:

- بہار آئی کھلے گل زیبِ صحنِ بوستان ہو کر
- عنادل نے مچائی دھوم سر گرمِ فغاں ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

بہار: پھولوں اور خوشیوں کا موسم

گل زیب: پھولوں سے سجا ہوا

صحن: کھلا میدان / احاطہ

بوستان: باغ

عنادل: بلبلیں

دھوم مچانا: بہت زیادہ شور اور رونق پیدا کرنا

سر گرم: پوری طرح مشغول

فغاں: آواز، چیخ، چہچہاہٹ

مفہوم:

اس شعر میں شاعر بتاتا ہے کہ جب بہار آتی ہے تو باغ کا صحن خوبصورت پھولوں سے بھر جاتا ہے اور ہر طرف حسن و رونق پھیل جاتی ہے۔ اسی خوشگوار ماحول میں بلبلیں خوشی سے چہچہانے لگتی ہیں اور باغ میں ایک دلکش سماں قائم ہو جاتا ہے۔

تشریح:

شاعر نے موسم بہار کی آمد کو فطرت کی خوشیوں کی علامت بنا کر پیش کیا ہے۔ بہار آتے ہی باغ زندہ اور حسین ہو جاتا ہے، پھول کھل کر حسن بکھیرتے ہیں اور بلبلیں پورے جوش و ولولے سے نغمہ سنج ہو جاتی ہیں۔ ان کی آوازیں باغ کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔ اس شعر میں بہار کو زندگی، مسرت اور تازگی کی علامت کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو دل کو خوشی اور سرور عطا کرتی ہے۔

## ❖ شعر 2:

- بچھا فرشِ زمرہ اہتمامِ سبزہ تر میں
- چلی مستانہ وش بادِ صبا عنبرِ فشاں ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

فرش: بچھا ہوا قالین

زمرہ: سبز قیمتی پتھر

اہتمام: خاص انتظام

سبزہ تر: تازہ اور ہرا بہرا سبزہ

مستانہ وش: مستی اور خوشی کے انداز میں

بادِ صبا: صبح کی نرم اور خوشگوار ہوا

عنبرِ فشاں: خوشبو بکھیرنے والی

## مفہوم:

شاعر بیان کرتا ہے کہ زمین پر پھیلا ہوا تازہ سبزہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے زمرّد کا خوبصورت فرش بچھا دیا گیا ہو۔ اسی منظر میں بادِ صبا مستی سے چلتی ہوئی ہر طرف خوشبو پھیلا رہی ہے۔

## تشریح:

اس شعر میں شاعر نے موسمِ بہار کے حسن کو نہایت لطیف اور تخیلاتی انداز میں پیش کیا ہے۔ شاعر زمین پر اُگے ہوئے تازہ سبزے کو زمرّد کے فرش سے تشبیہ دیتا ہے، جس سے سبزے کی چمک، نرمی اور دلکشی نمایاں ہو جاتی ہے۔ لفظ اہتمام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ فطرت نے خود بڑی محبت اور سلیقے سے یہ منظر آراستہ کیا ہے۔

اسی طرح بادِ صبا کو مستانہ و ش کہا گیا ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ ہوا نرمی، خوشی اور سرمستی کے ساتھ چل رہی ہے۔ عنبر فشاں کی ترکیب اس بات کو واضح کرتی ہے کہ یہ ہوا خوشبو بکھیر رہی ہے اور فضا کو معطر کر رہی ہے۔ یوں شاعر نے سبزے، خوشبو اور ہوا کے امتزاج سے بہار کے ایک جیتے جاگتے اور مسحور کن منظر کی تصویر کھینچ دی ہے۔ یہ شعر فطرت کی خوبصورتی، تازگی اور روح کو سرشار کر دینے والی کیفیت کو نمایاں کرتا ہے۔

## ❖ شعر 3:

- عروجِ نشوونما سے ڈالیاں جھومیں
- ترانے گائے مرغانِ چمن نے شادمان ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

عروج: بلندی، انتہا

نشوونما: بڑھوتری، ترقی

ڈالیاں: شاخیں

مرغانِ چمن: باغ کے پرندے

ترانے: خوشی کے گیت

شادمان: خوش، مسرور

**مفہوم:**

شاعر کہتا ہے کہ بہار میں پودوں کی نشوونما اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے، جس کے باعث درختوں کی ڈالیاں خوشی سے جھوم رہی ہیں۔ اسی طرح باغ کے پرندے بھی مسرور ہو کر خوشی کے نغمے گا رہے ہیں۔

**تشریح:**

اس شعر میں شاعر نے بہار کے موسم میں فطرت کی مکمل بیداری اور سرشاری کو بیان کیا ہے۔ نشوونما کے عروج پر پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ پودے، درخت اور شاخیں پوری طرح سرسبز اور توانا ہو چکی ہیں۔ ڈالیاں جھومنے کا منظر اس بات کی علامت ہے کہ فطرت میں حرکت، تازگی اور زندگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

اسی کے ساتھ مرغانِ چمن یعنی باغ کے پرندے خوشی سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اپنے ترانوں کے ذریعے اس خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ شاعر نے ڈالیاں جھومنے اور پرندوں کے گانے کو اس انداز سے پیش کیا ہے گویا پوری فطرت ایک جشن میں شریک ہو۔ یہ شعر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بہار صرف سبزے اور پھولوں کا نام نہیں بلکہ زندگی، مسرت اور ہم آہنگی کا موسم ہے، جس میں فطرت کا ہر عنصر خوشی کا اظہار کرتا دکھائی دیتا ہے۔

#### ❖ شعر 4:

- بلائیں شاخِ گل کی ہیں نسیمِ صبحِ گابی نے
- ہوئیں کلیاں شگفتہ روئے رنگینِ بتاں ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

بلائیں: پھول، کھانے والے پھول

شاخِ گل: پھولوں والی شاخ

نسیمِ صبحِ گابی: صبح کی نرم اور خوشگوار ہوا

کلیاں: ابھرتے ہوئے پھول، جوان پھول

شگفتہ: خوشنما، کھانے والی

روئے رنگینِ بتاں: خوبصورت چہرے والے، رنگ و نور سے بھرپور

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ صبح کی خوشگوار ہوا نے پھولوں کی شاخوں کو جھنجھوڑ کر انہیں کھلنے پر مجبور کیا۔ نتیجتاً یہ چھوٹے پھول کھل کر خوشنما اور رنگین منظر پیش کرنے لگے، جیسے ہر پھول ایک حسین چہرے والا معصوم بت ہو۔

### تشریح:

شاعر نے بہار کے صبح کے منظر کو نہایت دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ نسیم صبح گاہی، یعنی صبح کی نرم ہوا، پھولوں کو چھو کر ان میں زندگی کی حرکت پیدا کرتی ہے۔ اس سے بلائیں یعنی چھوٹے پھول کھل جاتے ہیں اور کلیاں شگفتہ یعنی خوشنما اور کھلنے والی ہو جاتی ہیں۔

شعر میں روئے رنگین بتاں کی تشبیہ کا مقصد یہ ہے کہ پھولوں کی خوبصورتی کو انسانی حسن سے تشبیہ دے کر ان کے رنگ و نور کی شدت کو نمایاں کرنا۔ شاعر نے یہ منظر اس طرح بیان کیا ہے کہ قاری کو محسوس ہو کہ پورا باغ ایک جیتی جاگتی تصویر یا گلدستہ ہے، جس میں ہر پھول ایک حسین اور مسرور چہرہ پیش کر رہا ہے۔

یہ شعر فطرت کی تازگی، بہار کی خوشبو اور پھولوں کی دلکش رونق کو نہایت شاعرانہ اور دلنشین انداز میں اجاگر کرتا ہے۔

### ❖ شعر 5:

- کیا پھولوں نے شبنم سے وضو صحنِ گلستاں میں
- صدائے نغمہ جلیل اٹھی بانگِ اذان ہو کر

### مشکل الفاظ کے معنی:

شبنم: صبح کی نمی، قطرے جو پودوں پر جمے ہوں

**وضو:** صفائی یا پاکیزگی کے عمل کی علامت

**صحنِ گلستان:** باغ کا احاطہ / کھلا حصہ

**نغمہ جلیل:** باوقار اور بلند آواز والا گانا

**بانگِ اذان:** اذان کی آواز، یعنی اللہ کی وحدانیت کا پیغام دینے والی آواز

**مفہوم:**

شاعر کہتا ہے کہ صبح کے وقت پھولوں پر جمے شبنم کے قطرے جیسے ان کا وضو کروا رہے ہوں، جس کے بعد پھولوں نے باوقار انداز میں گیت گائے، گویا وہ اللہ کی تعریف میں نغمہ سرائی کر رہے ہیں، اور ان کی آواز اذان کی مانند بلند ہو گئی۔

**تشریح:**

اس شعر میں شاعر نے فطرت اور روحانیت کو یکجا کیا ہے۔ شبنم سے وضو کی تشبیہ پھولوں کی تازگی، پاکیزگی اور حیات کی تجدید کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے انسان نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اسی طرح پھول بھی صبح کی نمی سے خود کو تازہ اور پاک کر رہے ہیں۔

اس کے بعد پھولوں کی آواز کو نغمہ جلیل کہا گیا ہے، یعنی وہ باوقار، پرائر اور روح پر اثر ڈالنے والی گیت سرائی کر رہے ہیں۔ بانگِ اذان کی تشبیہ سے شاعر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ پھولوں کی آواز میں ایک روحانی کیفیت ہے، جیسے وہ خدا کی عظمت اور جمال کو سراہ رہے ہوں۔

یہ شعر نہ صرف بہار کی خوشبو اور پھولوں کی خوبصورتی کو پیش کرتا ہے بلکہ فطرت کی عبادت اور روحانیت کی نمائندگی بھی کرتا ہے، جس سے قاری کو حسن، تازگی اور روحانی سکون دونوں محسوس ہوتے ہیں۔

### ❖ شعر 6:

- ہوائے شوق میں شاخیں جھکیں خالق کے سجدے کو
- ہوئی تسبیح میں مصروف ہر پتی زباں ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

ہوائے شوق: محبت یا رغبت کی ہوا، خوشی اور جوش کی کیفیت

شاخیں جھکنا: احترام یا سجدے کے لیے جھکنا

خالق: خدا، سب کا پیدا کرنے والا

سجدہ: عاجزی اور عبادت کا عمل

تسبیح: اللہ کی حمد و ثنا کہنا، ذکر

پتی زباں ہو کر: ہر پتی گویا اللہ کی تعریف میں بولنے لگی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ محبت اور شوق سے بھرپور ہوا کے اثر سے درختوں کی شاخیں ایسے جھک رہی ہیں جیسے وہ خالق کے سامنے سجدہ کر رہی ہوں۔ ہر پتی اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو گئی اور گویا ہر پتی اپنی زبان سے تسبیح کرنے لگی۔

### تشریح:

اس شعر میں شاعر نے فطرت اور روحانیت کو نہایت بلند انداز میں پیش کیا ہے۔ ہوائے شوق درختوں کی شاخوں کو حرکت دینے والی توانائی ہے، جس سے وہ خالق کے سجدے کے لیے جھک جاتی ہیں۔ یہ منظر انسانی عبادت کی مشابہت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، کہ جیسے تمام فطرت کے عناصر بھی خدا کی عظمت کو تسلیم کر رہے ہوں۔

مزید برآں، ہر پتی کی تسبیح میں مصروف ہونا ظاہر کرتا ہے کہ فطرت کے ہر چھوٹے سے چھوٹے جزو میں خدا کی تعریف اور عبادت جاری ہے۔ پتی زبان ہو کر کی تشبیہ سے شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہر پتی گویا اپنی زبان سے اللہ کی حمد و ثنا کر رہی ہے، یعنی فطرت ایک زندہ عبادت گاہ بن گئی ہے۔

یہ شعر بہار اور فطرت کی جمالیاتی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ روحانی اور الہی تجربے کی نمائندگی بھی کرتا ہے، جس سے قاری نہ صرف حسن بلکہ روحانی سکون بھی محسوس کرتا ہے۔

### ❖ شعر 7:

- زبانِ برگِ گل نے کی دعا رنگیں عبارت میں
- خدا سرسبز رکھے اس چمن کو مہرباں ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

زبان برگ گل: پھول کی پتی گویا بات کر رہی ہے

دعا: نیک خواہش، اللہ سے درخواست

رنگیں عبارت: خوبصورت اور خوشنما الفاظ

چمن: باغ

مہرباں ہو کر: رحمت اور عنایت سے، نوازش کے ساتھ

سرسبز رکھنا: باغ کو ہمیشہ ہرا بھرا اور خوشگوار رکھنا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ باغ کے پھولوں کی پتیاں گویا اپنی زبان سے اللہ سے دعا کر رہی ہیں، اور وہ خوبصورت الفاظ میں کہتی ہیں کہ خدا اس باغ کو ہمیشہ سبز، خوشگوار اور مہربانی سے بھرا رکھے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے فطرت کی خوبصورتی اور اس کی روحانیت کو انتہائی دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ زبان برگ گل کی تشبیہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر پتی زندہ اور بولنے والی محسوس ہوتی ہے، گویا وہ دعا کر رہی ہے۔

رنگیں عبارت کے ذریعے شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ یہ دعا نہ صرف روحانی ہے بلکہ اس کے الفاظ بھی اتنے خوشنما اور دلکش ہیں کہ قاری یا سامع کو حسن اور سکون دونوں محسوس ہوتے ہیں۔

چمن کو سرسبز رکھنا اللہ کی رحمت کی علامت کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت کی خوبصورتی اور تازگی اللہ کی عنایت سے قائم رہتی ہے۔

یہ شعر فطرت کی حیات، اس کی رنگینی اور روحانیت کے امتزاج کو بیان کرتا ہے، جس سے قاری کو جمالیاتی اور روحانی سکون دونوں حاصل ہوتے ہیں۔

### Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

**Author: Muhammad Asghar**

**Purpose:** To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

### Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.